[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R

از عدالت عظمی

والٹر لوئس فرینکلن (مردہ) بذریعے قانونی نمائندے

بنام

جارج سنگھ (مردہ) بذریعے قانونی نمائندے

27 نومبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

مخصوص ریلیف ایکٹ، :1963 دفعہ 38۔

اپیل کنندہ کی طرف سے دائر مقدمہ مدعا علیہ کو اس کے قبضے اور زمین سے لطف اندوز ہونے میں مداخلت کرنے سے روکتا ہے — مدعا علیہ نے استدعا کی کہ اس کے پیشرو نے ملکیت میں زمین خریدی تھی اور اس کے خلاف کوئی مستقل حکم امتناعی نہیں دی جا سکتی، وہ ایک حقیقی مالک ہونے کے ناطے — ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ کورٹ نے پایا کہ اپیل کنندہ متنازعہ جائیداد کے قبضے میں تھا اور اس سے لطف اندوز ہوتا تھا اور اسی کے مطابق مستقل حکم امتناعی دی گئی — عدالت عالیہ نے درج ذیل عدالت عالیان کے فرمانوں کو مسترد کر دیا — اپیل — منعقد، مدعا علیہ کے فروش کے ذریعہ انجام دیئے گئے بیع نامہ میں ایک واضح بیان تھی، جو مدعا علیہ کو پابند کرتی ہے، کہ اپیل کنندہ کے پاس متنازعہ جائیداد تھی — یہ خاص طور پر کہا گیا تھا کہ مدعا علیہ کے لیے اپیل کنندہ سے قبضہ حاصل کرنے کے لیے کھلا ہوگا، اگر وہ کر سکتا ہے — تسلیم شدہ طور پر، مدعا علیہ نے جائیداد کا کوئی مقدمہ یا قبضہ دائر نہیں کیا تھا — دوسری طرف، اپیل کنندہ نے مستقل حکم امتناع کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا — لہذا، ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ کورٹ نے مستقل حکم امتناع کو صحیح طور پر منظور کر لیا ہے — عدالت عالیہ اس نتیجے کو واپس لینے میں درست نہیں تھی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1981: کی دیوانی اپیل نمبر 249۔

1973 کے ایس اے نمبر 1252 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 13.11.80 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پرمود سوروپ

جواب دہندگان کے لیے آر ڈی اپادھیائے اور جی جی اپادھیائے

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد عدالت عالیہ کے واحد جج کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو دوسری اپیل نمبر 266 1252 / 73 مورخہ 30 نومبر 1980 میں دی قابل تھی۔ اپیل کنندہ نے مستقل حکم امتناع کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا تا کہ مدعا علیہ کو کانپور میں واقع اس کے گھر نمبر 15 / 45 کے مشرق کی طرف 10 فٹ/ 65 فٹ زمین کے قبضے اور لطف میں مداخلت کرنے سے روکا جا سکے۔ ان کے مطابق، انہوں نے 1937 میں ایک بیع نامہ کے تحت چرچ سے پلاٹ نمبر 15 / 45 خریدا تھا اور تب سے وہ اپنی جائیداد کے قبضے اور لطف میں ہیں۔ اس نے متنازعہ جائیداد کو پولٹری فارمنگ کے لیے اور گرمیوں میں کھلے علاقے میں سونے کے لیے دیوار لگا کر گھیر لیا تھا۔ یہ بھی اس کا معاملہ ہے کہ اس نے چرچ کو نجرانہ ادا کیا تھا اور اس کا مالک بن گیا تھا۔ نجرانہ کی ادائیگی اور مالک بننے کی درخواست ترک کر دی گئی۔ مدعا علیہ نے استدعا کی ہے کہ مدعا علیہ کے پیشرو نے عنوان کے طور پر ایس ڈبلیو لارنس نے 1965 میں چرچ سے پلاٹ نمبر 15 / 44 خریدا تھا، اور جائیداد کے مالک کے طور پر، جائیداد سے لطف اندوز تھا۔ بعد میں اس نے پلاٹ نمبر 15 / 43 خریدنے کا دعوی کیا۔ اس نے دعوی کیا کہ اس کے خلاف کوئی مستقل حکم نامہ نہیں دیا جا سکتا، وہ ایک حقیقی مالک ہے۔ ٹرائل عدالت اور اپیلٹ عدالت دونوں نے پایا کہ اپیل کنندہ متنازعہ جائیداد کے قبضے میں تھا اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہوئے انہوں نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ اس نے نسخے کے ذریعے ملکیت کو مکمل کیا۔ عدالت عالیہ نے درج ذیل عدالت عالیان کے فیصلوں اور فرمانوں کو اس نتیجے پر کالعدم قرار دیا ہے کہ اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کے خلاف اپنا منفی قبضہ ثابت نہیں کیا تھا۔ محض مسلسل قبضہ منفی قبضہ نہیں ہے۔ لہذا، نیچے دی گئی عدالت عالیان یہ نتیجہ اخذ کرنے میں درست نہیں ہیں کہ وہ مخالف قبضے میں تھا۔

منفی قبضے کے اس سوال میں اس وجہ سے جانا ضروری نہیں ہے کہ مقدمہ خود مستقل حکم نامے کے لیے تھا۔ یہ بھی ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ مدعا علیہ کے وینڈر کے ذریعہ انجام دیے گئے سیل ڈیڈ میں، یعنی ایس ڈبلیو لارنس، ایک واضح تلاوت ہے، جو مدعا علیہ کو پابند کرتی ہے کہ اپیل کنندہ متنازعہ جائیداد کے قبضے میں تھا۔ اگرچہ اس نے اسے چرچ سے خریدا تھا، لیکن وہ اپیل کنندہ سے اس کا قبضہ نہیں لے سکا۔ یہ خاص طور پر کہا گیا تھا کہ یہ مدعا علیہ کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ اپیل کنندہ سے قبضہ حاصل کرے، اگر وہ کر سکتا ہے۔ مانا جاتا ہے کہ مدعا علیہ نے جائیداد پر قبضہ کرنے کے لیے کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا تھا۔ دوسری طرف، اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کو جائیداد پر اس کے قبضے میں مداخلت کرنے سے روکنے کے لیے مستقل حکم امتناع کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ خود مدعا علیہ کی طرف سے حاصل کردہ ٹائٹل ڈیڈ میں اعتراف اور عدالت عالیان کی طرف سے درج کردہ ایک مشترکہ نتیجے کے پیش نظر کہ اپیل کنندہ کے قبضے میں ہے، حکم نامے کی پیروی کی جائے گی۔ ان حالات میں، ٹرائل عدالت اور اپیلٹ عدالت نے مستقل حکم امتناع کو صحیح طور پر منظور کیا ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ اس نتیجے کو تبدیل کرنے میں درست نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی منظوری دی گئی۔ عدالت عالیہ کے فیصلے اور فرمان کو کالعدم قرار دیا گیا اور ٹرائل عدالت اور اپیلٹ عدالت نے اس کی تصدیق کی۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document